101

## ایجنڈا

# برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

## منعقدہ،16۔جون2009

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

## سرکاری کارروائی

1۔ گوشوارہ سالانہ بجٹ برائے سال2010-2009

وزیر خزانہ گوشوارہ سالانہ بجٹ برائے سال2010-2009ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2009-2008

وزیر خزانہ گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2009-2008ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ2009

وزیر خزانہ مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ2009ایوان میں پیش کریں گے۔

103

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## پندرھویں اسمبلی کا تیرھواں اجلاس

### منگل،16۔جون 2009

### (یوم الثلاثہ،22۔جمادی الثانی 1430ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

---

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

خَلَقَ ٱلۡإِنسَـٰنَ مِن صَلۡصَـٰلٍ كَٱلۡفَخَّارِo وَخَلَقَ ٱلۡجَآنَّ مِن مَّارِجٍ مِّن نَّارٍ o فَبِأَىِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِo رَبُّ ٱلۡمَشۡرِقَيۡنِ وَرَبُّ ٱلۡمَغۡرِبَيۡنِo فَبِأَىِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِo مَرَجَ ٱلۡبَحۡرَيۡنِ يَلۡتَقِيَانِo بَيۡنَهُمَا بَرۡزَخٌ لَّا يَبۡغِيَانِo فَبِأَىِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِo يَخۡرُجُ مِنۡهُمَا ٱللُّؤۡلُؤُ وَٱلۡمَرۡجَانُo فَبِأَىِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِo وَلَهُ ٱلۡجَوَارِ ٱلۡمُنشَـَٔاتُ فِى ٱلۡبَحۡرِ كَٱلۡأَعۡلَـٰمِo فَبِأَىِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِo كُلُّ مَنۡ عَلَيۡهَا فَانٍo وَيَبۡقَىٰ وَجۡهُ رَبِّكَ ذُو ٱلۡجَلَـٰلِ وَٱلۡإِكۡرَامِ o

**سُوۡرَةُ الرَّحمٰن أيات 14 تا 27**

اس نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھنکھناتی مٹی سے بنایا اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیاo تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گےo وہی دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک ہےo تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گےo اسی نے دو دریا رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں، دونوں میں ایک آڑ ہے اس سے تجاوز نہیں کر سکتےo تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گےo دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیںo تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گےo اور جہاز بھی اسی کے ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیںo تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گےo جو مخلوق زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے اور تمھارے پروردگار کی ذات ہے جو صاحب جلال و عظمت ہے باقی رہے گیo

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبولﷺ جناب مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

## نعت رسول مقبولﷺ

سبحان اللہ، سبحان اللہ،سبحان اللہ، سبحان اللہ
اج سک متراں دی ودھیری اے کیوں دلڑی اداس گھنیری اے
لوں لوں وچ شوق چنگیری اے اج نیناں لائیاں کیوں جھڑیاں
مکھ چند بدر شاہ شانی اے متھے چمکدی لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے مخمور اکھیں ہن مدھ بھریاں
ایس صورت نوں میں جان آکھاں، جان آکھاں کہ جان جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں، جس شان توں شاناں سب بنیاں
سبحان اللہ مااجملک مااحسنک مااکملک
کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں
سبحان اللہ، سبحان اللہ،سبحان اللہ، سبحان اللہ

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آج کا دن جناب گورنر پنجاب نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 134(1) کے تحت بجٹ پیش کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ میں وزیر خزانہ، تنویر اشرف کائرہ صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ تقریر کا آغاز کریں۔

## پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! House is not in order.

جناب شیر علی خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ہاؤس آرڈر میں نہیں ہے۔ ہم اسی حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: No point of order. پہلے میری بات سنیں۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر وزیراعلیٰ ہاؤس میں تشریف لائے
اور معزز اراکین حزب اقتدار نے ڈیسک بجا کر ان کا استقبال کیا)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ معزز ممبران تشریف رکھیں۔ وزیر خزانہ صاحب! مجھے ذرا ان کو مطمئن کرنے دیں۔ پہلے میں ان کی بات سن لوں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین صاحب! پہلے میری ایک بات سن لیں اس کے بعد میں آپ کی بات سنتا ہوں۔ پلیز! تشریف رکھیں۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 136(2) کے تحت بجٹ تقریر کے روز کوئی اور کارروائی بشمول پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتی۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے)

چودھری صاحب! بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ خود قواعد انضباط کار کی violation کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کو بحث کا موقع ملے گا اس وقت آپ کھل کر بات کر لیجئے گا۔

**MR SHER ALI KHAN:** Mr Speaker! You need to read the Constitution.

ہمیں بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میں آپ کو اجازت تو نہیں دے رہا، ویسے آپ کی مرضی ہے۔ قواعد و ضوابط مجھے اس بات کی اجازت نہیں دیتے۔ (قطع کلامیاں)

Order please, order please, order in the House. I say order in the House.

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! انہوں نے واک آؤٹ کرنا ہے انہیں کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ چھوڑیں، ایسی باتیں نہ کریں۔ میں ان کی بات بھی نہیں سنوں گا اور آپ بھی تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں مختصر بات کروں گا۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! دیکھ لیں، آپ کی مرضی ہے، اگر بہت ضروری ہے تو فرمائیں۔ قائد حزب اختلاف بات کرنا چاہتے ہیں۔ پلیز خاموشی اختیار کریں۔

## سالانہ بجٹ بابت سال 10-2009 پیش کرنے کے بارے میں وضاحت کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں اور میرے ساتھی صرف ایک بات کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ یہ جو بجٹ پیش کرنے جا رہے ہیں، یہ نہایت ہی اہم بجٹ ہے اور مجھے لگ رہا ہے کہ بہت محنت سے تیار کیا گیا ہے لیکن اس بجٹ کو پیش کرنے سے پہلے constitutionally ایک چیز mandatary ہے کہ جو NFC ایوارڈ ہے وہ آئین کے آرٹیکل (5)160 کے تحت سینیٹ، قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے سامنے پیش ہونا چاہئے۔ آئین کے اس آرٹیکل کی violation ہو رہی ہے۔ یہاں پر تو یہ NFC ایوارڈ پیش ہی نہیں ہوا۔ مرکز نے یہ admit کیا ہے کہ ہم پچھلی حکومت کے پیش کردہ NFC ایوارڈ کے تحت بجٹ پیش کر رہے ہیں۔ پچھلی حکومت کی ہی ایک خاتون وزیر سے اس موجودہ مرکزی حکومت نے بجٹ پیش کروایا ہے۔ اگر یہ بجٹ پچھلی حکومت والے ایوارڈ کے تحت ہی پیش کیا جا رہا ہے تو بسم اللہ کریں، پیش کریں لیکن اگر ایوارڈ آیا ہی نہیں ہے اور پچھلی حکومت کے ایوارڈ کو یہ مانتے نہیں تو پھر آئینی طور پر آج یہ بجٹ پیش نہیں کیا جا سکتا۔ وزیر قانون صاحب وضاحت کر دیں کہ آیا یہ بجٹ پچھلے ایوارڈ کے تحت ہی پیش کیا جا رہا ہے یا نہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناءاللہ خان):جناب سپیکر!آئینی طور پر جب تک نیا ایوارڈ نہیں آئے گا اس وقت تک جو ایوارڈ موجود ہے یا جو طریق کار ہے اسی کے مطابق بجٹ پیش کیا جائے گا۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر:آرڈر پلیز،آرڈر پلیز۔وزیر قانون نے جواب دیا ہے اب قائد حزب اختلاف بات کرنا چاہتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف(چودھری ظہیرالدین خان):جناب سپیکر!میں اس بات سے مطمئن ہوں کہ یہ بجٹ پچھلی حکومت کے دیئے گئے N.F.C ایوارڈ کے تحت ہی پیش ہو رہا ہے۔اب آپ بجٹ تقریر شروع کروا سکتے ہیں۔

## سرکاری کارروائی

## وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر بابت سال 10-2009

جناب سپیکر:جی،وزیر خزانہ صاحب!

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ):اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب سپیکر!

میرے لئے یہ امر انتہائی اعزاز کا باعث ہے کہ میں اس معزز ایوان کے سامنے پنجاب کا دوسرا سالانہ بجٹ پیش کر رہا ہوں۔

2. جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اس عرصے میں پاکستان اور اہل پاکستان کو بحیثیت مجموعی ایک پرآشوب اور کٹھن صورتحال کا سامنا رہا ہے۔ 09-2008 کا سال حکومت پنجاب کے لئے خصوصی طور پر مشکلات اور آزمائشوں کا سال تھا۔ خطے میں جاری دہشت گردی اور انتہا پسندی کی جس لہر نے ہمارے ملک کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا،اس سال کے دوران اس کے اثرات ہمارے صوبے میں بھی آپہنچے۔دہشت گردی کے ان انتہائی گھناؤنے واقعات میں نہ صرف کئی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں بلکہ صوبے کی معیشت اور روزمرہ کے کاروبار پر بھی اس کے مضر اثرات مرتب ہوئے۔

جناب سپیکر!

3. امن عامہ اور جان ومال کو درپیش خطرات کی اس تشویشناک صورتحال کے تناظر میں پنجاب کے عوام کو جمہوری حکومت میں تعطل کی شکل میں ایک اور آزمائش کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ غیر متوقع صورتحال جہاں صوبے میں جاری ترقیاتی عمل کے تسلسل میں حائل ہوئی وہاں اس صورتحال نے وطن عزیز میں برسوں بعد بحال ہونے والی جمہوریت کے مستقبل کے بارے میں بھی کئی سوال پیدا کر دیئے۔

جناب والا!

4. اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اپنی قیادت پر عوام کے غیر متزلزل اعتماد، قانون کی حکمرانی اور پاکستان کی دونوں بڑی جماعتوں کے قائدین کی معاملہ فہمی اور دوراندیشی کے طفیل تعطل اور مایوسی کا یہ دور عارضی ثابت ہوا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہم پہلے کی طرح صوبے کی جواں ہمت اور پرعزم قیادت کے تحت اسی یقین محکم اور عزم راسخ کے ساتھ جمہوریت اور ترقی کے سفر پر رواں دواں ہیں۔

شب گزر جائے تو ظلمت کی شکایت بے سود
درد تھم جائے تو اظہار اذیت کیسا؟

جناب سپیکر!

5. پنجاب حکومت راستے میں آنے والی رکاوٹوں اور نامساعد حالات کو بنیاد بنا کر اپنے فرائض اور ذمہ داریوں سے پہلو تہی یا اپنے وعدوں سے لاتعلقی پر یقین نہیں رکھتی۔ ہم نے اس عرصے میں پیش آنے والی تمام مشکلات اور آزمائشوں کے باوجود عوامی خدمت اور صوبے کی ترقی کے ان اہداف کو ایک لمحے کے لئے بھی اپنی نظر سے اوجھل نہیں ہونے دیا جن کا تعین وزیر اعلیٰ پنجاب، میاں محمد شہباز شریف نے حکومت سنبھالنے کے بعد اپنے پالیسی بیان میں کیا تھا یہی وہ اہداف تھے جنہیں بعد ازاں پنجاب کے ترقیاتی پروگرام میں مختلف فلاحی منصوبوں کی شکل دی گئی۔ کون نہیں جانتا کہ ہمیں رواں مالی سال میں اپنے وسائل کا ایک بڑا حصہ صوبے میں امن عامہ کی صورتحال کو

بہتر رکھنے کے لئے صرف کرنا پڑا۔ اسی طرح ملکی اور عالمی حالات کے زیر اثر ہمارے صوبے کی معیشت افراط زر اور محصولات میں کمی کا شکار رہی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا!

6. ہمیں فخر ہے کہ حکومت پنجاب نے اس کٹھن حالات کے باوجود عوام کے ساتھ کی گئی اپنی تمام commitments پر مکمل طور پر کاربند رہنے کا فیصلہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان پر پوری طرح عملدرآمد کیا گیا۔ ہم نے تمام تر مالی دشواریوں کے باوجود اپنے ترقیاتی فلاحی پروگرام میں کمی نہیں آنے دی۔ ہم نے اس امر کو یقینی بنایا کہ غربت میں کمی کے پروگرام، سالانہ ترقیاتی پروگرام، صحت اور تعلیم کے شعبے کے لئے مختص شدہ رقوم صرف اور صرف متعینہ مقاصد کے لئے استعمال کی جائیں۔ یہی نہیں بلکہ ہماری حکومت نے غریب عوام پر زندگی کا بوجھ کم کرنے کے لئے کئی نئے pro-poor initiatives کا آغاز کیا۔

جناب سپیکر!

7. میں نے ابھی پنجاب اور اس کی قیادت کے جوان جذبوں اور بلند ارادوں کا ذکر کیا تھا۔ آپ ان جذبوں اور ارادوں کی ایک نمایاں جھلک، ایثار وقربانی کی ان بے نظیر مثالوں میں بخوبی دیکھ سکتے ہیں جو ہم نے صوبہ سرحد میں دہشت گردی سے متاثر ہونے والے اپنے بے گھر بہن بھائیوں کی بحالی کے لئے قائم کی ہیں۔ نامساعد صورتحال کے باوجود وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے متاثرین کے کیمپوں کے دورے اور ان کے اس اعلان نے کہ پنجاب کے وسائل اپنے مصیبت زدہ بہن بھائیوں کے لئے حاضر ہیں متاثرین سمیت تمام اہل وطن کے دل جیت لئے۔ حکومت پنجاب نے متاثرین سوات کے لئے فوری طور پر 10 کروڑ روپے کی امداد فراہم کی اور یہ اعلان کیا کہ آئندہ ایک برس تک ان متاثرین کو حکومت پنجاب کی طرف سے مفت آٹا فراہم کیا جائے گا۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اس ضمن میں قائم کئے گئے چیف منسٹر ریلیف فنڈ میں مخیر حضرات دل کھول کر عطیات دے رہے ہیں اور اب تک اس میں کروڑوں روپے کے عطیات موصول ہو چکے ہیں۔ حکومت پنجاب کی ہدایت پر

بھیجی گئی 40 میڈیکل ٹیمیں اس وقت دن رات مریضوں کی خدمت میں مصروف ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

سابقہ بجٹ میں ہم نے پنجاب کے عوام سے جو commitments کی تھیں ان میں

* فوری اور سستے انصاف کی فراہمی
* زراعت کی ترقی
* غربت میں کمی
* صحت عامہ کی سہولیات کی فراہمی اور
* تعلیم کا فروغ شامل تھیں۔

جناب سپیکر!

9. انصاف کی فراہمی کسی بھی معاشرہ کو پائیدار اور مستحکم بنانے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ پچھلے دو تین سال عدلیہ کی آزادی کے لئے جو جدوجہد جاری رہی ہماری حکومت نے اس میں ہر قدم پر ایک مثبت کردار ادا کیا اور بے شمار قربانیاں دیں۔ یہ جدوجہد اور قربانیاں اب تاریخ کا حصہ بن چکی ہیں۔ الحمد للہ یہ جدوجہد کامیاب ہوئی۔

* عدالتی نظام کو مستحکم کرنے اور سستے اور بلا تاخیر انصاف کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے حکومت پنجاب نے عدلیہ کی تنخواہوں میں تین گنا اضافہ کیا۔ میں نہایت انکسار کے ساتھ یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی تاریخ میں عدلیہ کو فراہم کی جانے والی سہولتوں میں اس طرح کی مثال نہیں ملتی۔ ہمیں یقین ہے کہ اس اقدام سے جج صاحبان اپنے فرائض منصبی زیادہ تندہی اور جانفشانی سے ادا کر سکیں گے اور عوام کو سستا اور فوری انصاف حاصل ہو سکے گا۔ تنخواہوں میں یہ اضافہ عدلیہ کے ان اراکین کی حوصلہ افزائی کے لئے کیا جانے والا تاریخی اقدام ہے جو اپنے فرائض دیانتداری اور احساس ذمہ داری کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ اس امر سے کون انکار کر سکتا ہے کہ دیانتدار منصفوں کی حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ بری شہرت اور ناقابل رشک طرز عمل کے حامل ان کے ہم منصبوں سے عدلیہ کو پاک کرنا بھی وقت کی اہم ضرورت بن چکا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہماری اعلیٰ

عدالتیں اس ضمن میں اپنی ذمہ داریوں سے پوری طرح آگاہ ہیں اور وہ ان ذمہ داریوں کو بطریق احسن پوری کریں گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

10. زراعت کا شعبہ پنجاب کی معاشیات میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ حکومت پنجاب نے اس شعبہ کی ترقی پر خصوصی توجہ مرکوز کی ہے اور اس کے مثبت اثرات بھی سامنے آئے ہیں۔ میں موجودہ سال میں کاشتکاروں سے گندم کی براہ راست خرید اور انہیں مقررہ قیمت کی پوری اور بروقت ادائیگی کے لئے کئے گئے اقدامات کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے وفاقی حکومت کی طرف سے گندم کی 950روپے فی چالیس کلو قیمت کے اعلان، سازگار موسمی حالات اور حکومت پنجاب کی انتھک کاوشوں کے نتیجے میں اس سال گندم کی ریکارڈ پیداوار حاصل ہوئی۔ گندم کی فی ایکڑ پیداوار میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ ایسے حالات میں یہ اندیشہ تھا کہ ایک مرتبہ پھر کمیشن مافیا اور ذخیرہ اندوز، کرپٹ سرکاری اہلکاروں کی ملی بھگت سے کسانوں کا استحصال کریں گے اور پنجاب کے کاشتکار اپنی محنت کے ثمر سے محروم رہ جائیں گے۔ کسانوں کو ان کی فصل کی پوری قیمت دلانے اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب نے اپنی نگرانی میں گندم کی خریداری کے عمل کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ انہوں نے موسم کی شدت کے باوجود دور دراز علاقوں کے نہ صرف خود دورے کئے بلکہ ان کی ہدایت پر وزراء، ممبران قومی وصوبائی اسمبلی، سرکاری افسران کی خصوصی ٹیمیں اس تمام عمل کو شفاف رکھنے کے لئے ہر procurement سنٹر پر موجود رہیں۔ حکومت نے کاشتکاروں سے ایک ایک دانہ خریدنے کے بارے میں اپنا وعدہ پورا کرنے کے لئے 30لاکھ ٹن کا ابتدائی ہدف بڑھا کر پاکستان کی 62سالہ تاریخ کا سب سے بڑا60لاکھ ٹن کا نیا ہدف مقرر کیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا!

11. یہ امر کسی وضاحت کا محتاج نہیں کہ گندم کی خریداری کے اتنے بڑے ہدف کے حصول کے لئے مالی اور انتظامی وسائل کی فراہمی کوئی آسان کام نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ پنجاب حکومت اس تمام مشکل عمل سے بخیر وخوبی عہدہ برآ ہونے میں

کامیاب ہوئی۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ اب تک 58لاکھ ٹن گندم سرکاری طور پر خریدی جاچکی ہے جس کے لئے 950روپے فی من کی مقرر کردہ قیمت ادا کی گئی ہے۔ ہم اس مہم کی کامیابی کے لئے مالی وسائل فراہم کرنے پر وزیراعظم پاکستان سید یوسف رضا گیلانی، وفاقی وزارت خزانہ اور سٹیٹ بنک کے خصوصی طور پر شکر گزار ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

12. زراعت کے شعبہ میں چھوٹے کاشتکاروں کی حوصلہ افزائی اور امداد کے لئے گرین ٹریکٹر سکیم کی سبسڈی کی مد میں بجٹ تخمینہ میں ایک ارب روپے مختص کئے گئے تھے۔ اس سکیم میں چھوٹے کاشتکاروں کی غیر معمولی دلچسپی اور مثبت نتائج کے پیش نظر اس رقم کو بڑھا کر 2۔ارب روپے کر دیا گیا ہے۔ اس رقم سے 10,000 ٹریکٹروں پر 2لاکھ روپے فی ٹریکٹر سبسڈی دی گئی۔ جس سے مستحق کسانوں کی حوصلہ افزائی ہوئی اور مختلف اجناس کی پیداوار میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔

جناب والا!

13. غربت میں کمی لانے کے لئے موجودہ حکومت نے رواں مالی سال میں پنجاب فوڈ سپورٹ سکیم کے لئے 13۔ارب روپے کی رقم مختص کی۔اس سکیم کا مقصد مہنگائی کے اس دور میں روزمرہ کی خوردونوش کی اشیاء خریدنے میں مفلس اور نادار لوگوں کو امداد فراہم کرنا تھااس سکیم کے تحت ایک ہزار روپے ماہانہ فی خاندان نقد امداد دی جارہی ہے۔ اب تک اس سکیم سے تقریباً ساڑھے 13لاکھ خاندان مستفید ہورہے ہیں۔اس سکیم کو مزید فعال اور مؤثر بنایا جارہا ہے جس کا ذکر اگلے مالی سال کی تجاویز میں آئے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

14. ہماری حکومت کو پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ غریب اور نادار طبقات اور محنت کشوں اور کچی آبادیوں کے مکینوں کے لئے سستی روٹی سکیم شروع کرنے کا منفرد اعزاز حاصل ہے۔ الحمدللہ، مختلف دشواریوں کے باوجود ہم نے اس سکیم کو جاری رکھا اور کامیاب بنایا۔ ایک عام آدمی کو 2روپے کی روٹی نے جو ریلیف مہیا کی اس کی عوامی سطح پر پذیرائی، اس کی ضرورت اور کامیابی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ سستی روٹی سکیم حکومت

پنجاب کے اس یقین کا عملی اظہار ہے کہ پاکستان کے وسائل کسی مخصوص طبقہ کی جاگیر نہیں اور ان پر پاکستانی قوم کے محروم معیشت عوام کا بھی برابر کا حق ہے۔اس سکیم پر رواں مالی سال میں اب تک تقریباً2۔ارب روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔اس سکیم کو اگلے مالی سال میں مزید موثر اور فعال بنایا جائے گا۔

جناب سپیکر!

15. علاج معالجہ کے اخراجات ایک غریب اور متوسط گھرانے کی روزمرہ زندگی کو بری طرح متاثر کر رہے ہیں۔ اپنی تمام تر مالی مشکلات کے باوجود صوبے کے عوام کے لئے آسانیاں پیدا کرنا حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ اسی تناظر میں حکومت نے سرکاری ہسپتالوں میں ایک ارب 70 کروڑ روپے کی مفت ادویات اور علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کی ہیں۔اس دوران مختلف ضلعی ہسپتالوں میں Dialysis Centres قائم کئے گئے ہیں جہاں پر حکومتی خرچے پر Dialysis کی سہولت مہیا کی گئی۔ بڑے شہروں اور ضلعی سرکاری ہسپتالوں کے جنرل وارڈوں میں غریب عوام کی سہولت کے لئے تقریباً2۔ارب روپے کی لاگت سے ہزاروں ایئر کنڈیشنز اور جنریٹرز نصب کئے گئے۔ اس کے علاوہ مالی سال کے دوران ضلعی حکومتوں کو زچہ و بچہ کی نگہداشت کی سکیموں کے لئے اضافی 3۔ارب روپے فراہم کئے گئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

16. حکومت کو اس بات کا شدت سے احساس ہے کہ تعلیم کے شعبہ میں نمایاں پیش رفت کئے بغیر کوئی بھی قوم ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتی۔ یہ شعبہ ہمیشہ سے وزیر اعلیٰ پنجاب کی خصوصی توجہ کا مرکز رہا ہے۔

* سرکاری پیشہ ورانہ تعلیمی اداروں سے self finance سکیم کا خاتمہ کیا گیا اور خالصتاً میرٹ کو داخلے کی بنیاد بنا کر ہونہار اور مستحق طلباء کی محنت پر ڈاکے کی روایت کو ختم کر دیا گیا۔(نعرہ ہائے تحسین)
* محنتی اور outstanding طلبہ کے لئے نہ صرف خصوصی وظائف اور خطیر انعامات کا آغاز کیا گیا بلکہ ایسے طلباء کو سرکاری طور پر گارڈ آف آنر تک پیش کیا گیا۔ صلاحیتوں کی

حوصلہ افزائی کے اس سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے حکومت پنجاب نے 2۔ارب روپے کی رقم سے Punjab Education Endowment Fund قائم کیا۔اس فنڈ کی آمدن سے مستقل بنیادوں پر وظائف کے ذریعے محنتی اور ہونہار طلبہ کو اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تعلیم جاری رکھنے کے لئے معاونت کی جائے گی۔حکومت کو یقین ہے کہ اس اقدام کے ذریعے وہ talented طلباء بھی اعلیٰ اور پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کر سکیں گے جو اب تک محض اپنے والدین کی غربت کی وجہ سے اس سہولت سے محروم رہ جاتے تھے۔اسی طرح حکومت کے اس اقدام سے پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ یہ ہونہار بچے سرکاری اخراجات پر برطانیہ اور جرمنی سمیت عالمی سطح کی درسگاہوں میں بھی زیور تعلیم سے آراستہ ہو سکیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

* حکومت کو اس بات کا شدید احساس ہے کہ معاشرے میں اعلیٰ تعلیمی سہولتیں ایک مخصوص طبقے تک محدود ہو کر رہ گئی ہیں۔ہم سمجھتے ہیں کہ ایک پاکستانی کی حیثیت سے ان تعلیمی سہولتوں پر ایک غریب شخص کے بچوں کا بھی اتنا حق ہے جتنا elite طبقے سے تعلق رکھنے والے کسی بچے کا ہے۔پنجاب حکومت نے اسی احساس کے پیش نظر صوبے میں دانش سکول سسٹم قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔حکومت نے صوبے بھر میں ایسے سکولوں کے قیام کے لئے رواں مالی سال میں 4۔ارب 90 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ ہم اب تک صوبے کی 24 تحصیلوں میں 44 سکولوں کے قیام کے لئے قطعات اراضی حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ان سکولوں میں اعلیٰ تعلیمی سہولیات کے علاوہ رہائش، خوراک، یونیفارم اور کتابیں مفت مہیا کی جائیں گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

17. اس معزز ایوان کے سامنے ہم نے وعدہ کیا تھا کہ حکومتی امور میں میرٹ کی ہر سطح پر سختی سے پابندی کی جائے گی۔آج مجھے یہ کہتے ہوئے انتہائی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ ہم نے 34 ہزار ایجوکیٹرز کو صرف اور صرف میرٹ پر بھرتی کیا۔اتنی بڑی تعداد میں سرکاری ملازمین کی میرٹ پر بھرتی ہمارے ملک میں شاید پہلی مثال ہے۔ہمیں یقین

ہے کہ شعبہ تعلیم میں 34ہزار ایجوکیٹرز کا اضافہ صوبے میں تعلیم کے فروغ میں اہم سنگ میل ثابت ہوگا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

18. شعبہ تعلیم میں بہتری لانے کے لئے جو مزید اقدامات کئے گئے ان کا ذکر کچھ یوں ہے۔

* طالب علموں میں text books free of cost کی سکیم کی مد میں رواں مالی سال میں ایک ارب 70کروڑ روپے جاری کئے گئے۔
* کم شرح خواندگی والے پسماندہ اور دور دراز علاقوں میں میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے والی طالبات میں ایک ارب روپے کے وظائف تقسیم کئے گئے۔
* اس عرصے میں بچوں کو محنت سے تعلیم مہیا کرنے کے حوالے سے اعلیٰ کارکردگی کی بنا پر اساتذہ کی حوصلہ افزائی کے لئے ایک ارب روپے کے فنڈ جاری کئے گئے۔
* طلبہ و طالبات کو کمپیوٹر ٹیکنالوجی سے آگاہ کرنے کے لئے صوبے کے سکولوں میں 4۔ارب 90کروڑ روپے کی مالیت سے ایک جامع منصوبے کے تحت کمپیوٹر لیب پروگرام کا آغاز کیا گیا ہے۔اس منصوبے کی صوبائی سطح پر دیکھ بھال کی ذمہ داری دو سالہ کنٹریکٹ کے ذریعے بین الاقوامی کمپنیوں کو دی گئی ہے۔اس منصوبے کے لئے جدید ترین سافٹ ویئر اور براڈ بینڈ کی سہولتیں مہیا کی گئیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

19. اب میں اگلے مالی سال کے بجٹ میں حکومت کی ترجیحات کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں اور چند اہم اقدامات کا ذکر کروں گا جو کہ ہماری حکومت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

20. صوبائی ٹیکسوں کی وصولی کا نظام فرسودہ ہو چکا ہے۔ٹیکسوں کی وصولی کے اہداف ایک عرصہ سے جمود اور ٹیکسوں کی وصولی کے ذمہ دار محکمے inefficiency اور statusquo کا شکار ہیں۔ان محکمہ جات میں ریفارم کی اشد ضرورت ہے تاکہ صوبہ کے مالیاتی نظام میں بہتری لائی جاسکے۔tax collection میں صوابدیدی اختیارات کا خاتمہ، بقایاجات کی وصولی اور zero tolerance for corruption اس strategy کے بنیادی جزو ہوں گے۔یہ تجویز بھی زیر غور ہے کہ فیڈرل بورڈ آف

ریونیو کی طرز پر صوبائی ٹیکسوں کی collection کا ایک بورڈ قائم کیا جائے جو ایک خود مختار ادارہ ہوگا۔

* حکومت نے ایسی سرکاری اراضی کو جو اس وقت پبلک استعمال میں نہیں انتہائی شفاف عمل سے فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ امید ہے کہ اگلے مالی سال میں اس مد سے 13۔ارب روپے حاصل ہوں گے جو کہ صوبے کے ترقیاتی کاموں پر خرچ کئے جائیں گے۔ حکومت کے اس اقدام سے نہ صرف اضافی وسائل حاصل ہوں گے بلکہ سرکاری اراضی کو قبضہ مافیا سے نجات بھی مل جائے گی۔

جناب سپیکر!

21. جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ہم نے دہشت گردی اور عسکریت پسندی کی اس لہر کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ پاکستان اور اس کے عوام کے تحفظ کی اس جنگ میں پاکستان کے دشمنوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑے گا اور آخری فتح پاکستان کے عوام کی ہوگی۔ جناب والا! کون نہیں جانتا کہ امن عامہ کے ذمہ دار حکومتی اداروں کو اس جنگ میں ہراول دستے کی حیثیت حاصل ہے۔ ہم ان اداروں کو صورت حال کی سنگینی کے مطابق مالی اور افرادی وسائل مہیا کئے بغیر ان سے مطلوبہ نتائج کی توقع نہیں کر سکتے۔ عوام کے جان و مال کے تحفظ اور امن عامہ کے تقاضوں کے پیش نظر حکومت نے آئندہ مالی سال میں law & order کے لئے 43۔ارب روپے مختص کئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

* پولیس ملازمین کو مالی سال 09-2008 میں رسک الاؤنس کے طور پر ایک بنیادی تنخواہ کا اضافہ کر دیا گیا ہے اس کے علاوہ ان کے راشن الاؤنس میں بھی خاطر خواہ اضافہ کر دیا گیا ہے اور انہیں 20 دن کا فکسڈ ڈیلی الاؤنس بھی دے دیا گیا ہے۔ حکومت پولیس ملازمین کے معاوضے میں اس اضافے کے لئے آئندہ مالی سال میں 8۔ارب روپے اضافی خرچ کرے گی۔ پولیس ملازمین کو مہیا کئے جانے والے ان اضافی مالی وسائل اور سہولتوں کے تناظر میں حکومت اور عوام ان سے یہ توقع کرنے میں حق بجانب ہیں کہ اب وہ دہشت گردوں اور قانون شکنوں کے عزائم کو ناکام بنانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں رکھیں گے۔ اسی طرح ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ ان اقدامات کے بعد تھانہ کلچر میں مثبت تبدیلی دیکھنے میں آئے گی۔

جناب سپیکر!

22. آئندہ مالی سال میں غربت میں کمی اور وسیع تر فلاحی اقدامات کے لئے تقریباً 30-ارب کی خطیر رقم بطور سبسڈی فراہم کی جائے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

* حکومت نے آئندہ مالی سال سے پنجاب فوڈ سپورٹ سکیم کا دائرہ کار وسیع کرنے کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ اس مقصد کے لئے مختص شدہ رقم میں مجموعی طور پر 3.2-ارب روپے کا اضافہ کیا جا رہا ہے-آئندہ مالی سال میں اس سکیم کے تحت 16-ارب 20 کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ جن میں 14-ارب 20 کروڑ روپے کی رقم بجٹ میں مختص کی گئی ہے جبکہ مستحق خاندانوں کے صحت مند افراد اور نوجوانوں کی تربیت اور انہیں مالی وسائل فراہم کرنے کے لئے 2-ارب روپے کی رقم Punjab Cooperative Board for Liquidation کے اضافی وسائل سے حاصل کی جائے گی-اس طرح یہ نوجوان اور دوسرے افراد خود روزگاری کے عمل کے ذریعے اپنے کنبوں کا سہارا بن سکیں گے اور بتدریج ان کا انحصار حکومت پر ختم ہو جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

* سستی روٹی سکیم کو مزید فعال بنایا جائے گا - سکیم کو مزید شفاف اور موثر بنانے کے لئے ایک اتھارٹی قائم کی جا رہی ہے -یہ بھی تجویز ہے کہ 2 روپے کی روٹی فراہم کرنے والے تندوروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے اور یہ تندور ترجیحی بنیادوں پر صرف ان علاقوں میں قائم کئے جائیں جہاں مستحق، ضرورت مند، غریب طبقے کے لوگ رہائش پذیر ہوں۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں اس مد میں 7.5-ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

* رواں مالی سال کی طرح اگلے مالی سال میں بھی حکومت سستے اور معیاری آٹے کی فراہمی کو یقینی بنائے گی-منافع خوروں، ذخیرہ اندوزوں اور سمگلر مافیا کو اس اہم بنیادی ضرورت زندگی کی قیمت اور معیار کے ساتھ کھیلنے کی قطعاً اجازت نہیں دی جائے گی-آٹے کے نرخ مستحکم رکھنے کے لئے حکومت تمام ممکنہ اقدامات کرے گی۔

* جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ رواں مالی سال کے دوران صحت کے شعبہ میں اہم اصلاحات کا آغاز کیا گیا- حکومت آئندہ مالی سال میں ان اصلاحات میں اضافے اور انھیں مزید بہتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے- صوبے کے عوام کے لئے ادویات اور علاج کی

مفت فراہمی کا دائرہ کار اب ضلعی اور تحصیل ہسپتالوں کی سطح تک وسیع کیا جا رہا ہے۔اس مقصد کے لئے اگلے مالی سال کے بجٹ میں 6.5 ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ صوبہ میں زچہ و بچہ کی نگہداشت کی سکیموں کے لئے 3۔ ارب روپے صرف کئے جائیں گے جبکہ Dialysis کی سہولت بہم پہنچانے کے لئے حکومت مزید 50 کروڑ روپے کی رقم صرف کرے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

* گرین ٹریکٹر سکیم کے لئے آئندہ مالی سال کے دوران بھی سال رواں کی طرح 2۔ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔اس رقم سے کاشتکاروں کو 2 لاکھ روپے فی ٹریکٹر کی سبسڈی برائے 10,000 ٹریکٹر فراہم کی جائے گی۔یہ سہولت چھوٹے کاشتکاروں کے لئے ہے جن کے انتخابات کے عمل کو انتہائی شفاف بنانے کے لئے کمپیوٹر پر قرعہ اندازی کی جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)
* سرکاری ملازمین کو ریٹائرمنٹ پر تعمیر شدہ مکانات دینے کے لئے پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کو ایک ارب روپے کی سبسڈی دی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ ایک ارب روپے کا قرضہ بھی فراہم کیا جائے گا جس کی واپسی آسان اقساط میں ہو گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

23. گھر انسان کی کتنی بڑی ضرورت ہے اس کا اندازہ صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کا اپنا کوئی گھر نہیں۔حکومت کو بے گھر لوگوں کی پریشانیوں کا بخوبی احساس ہے۔ حکومت نے بے گھر خاندانوں کو چھت فراہم کرنے کے لئے دیہی علاقوں میں 12 ہزار 75 ایکڑ اراضی کی نشاندہی کی ہے۔اس سکیم کے تحت چھیالیس ہزار پانچ سو پچپن بے گھر خاندانوں میں پانچ مرلہ فی خاندان رہائشی پلاٹ بلا معاوضہ تقسیم کئے جائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

24. اکیسیوں صدی اپنے ساتھ knowledge based economy کی اصطلاح لے کر آئی ہے۔globalization کے اس دور میں knowledge based economy کی اہمیت اور بھی زیادہ اجاگر ہو جاتی ہے۔ہم انشاء اللہ globalization

کی اس دوڑ میں کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔ حکومت پنجاب اس سلسلے میں صوبہ میں نالج پارک اور نالج سٹی کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے۔ لاہور کے قریب 800 ایکڑ پر محیط نالج سٹی قائم کیا جائے گا۔ نالج سٹی کے لئے سرکاری زمین کی نشاندہی ہو چکی ہے۔ اس کی مکمل feasibility بنانے کی مد میں 5 کروڑ روپے مختص کر دیئے گئے ہیں۔

* دانش سکول سسٹم کو مستقل بنیاد فراہم کرنے کے لئے Daanish School System and Centres of Excellence Authority کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ یہ ایک خود مختار ادارہ ہو گا جو غریب عوام کو معیاری اور جدید تعلیم مہیا کرے گا۔ اگلے مالی سال میں اس اتھارٹی کو 3۔ارب روپے کی رقم مہیا کی جائے گی۔
* جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ پنجاب میں آئندہ برسوں میں کوئی ہونہار طالب علم اپنے والدین کی غربت کی وجہ سے اعلیٰ اور پروفیشنل تعلیم سے انشاء اللہ محروم نہیں رہے گا۔ ہم اس مقصد کے لئے 2۔ارب روپے کی رقم سے Punjab Education Endowment Fund قائم کر چکے ہیں۔ آئندہ مالی سال میں Punjab Cooperative Board for Liquidation کے اضافی وسائل سے اس فنڈ کو مزید 2۔ارب روپے فراہم کئے جائیں گے اس طرح اس فنڈ کا مجموعی حجم 4۔ارب روپے ہو گا۔
* اساتذہ کے لئے Performance based incentive جاری رہے گا اور رواں مالی سال میں ایک ارب روپے کا incentive دیا جائے گا۔
* ٹیکسٹ بکس کی مفت فراہمی کی مد میں مختص کی جانے والی رقم میں اضافہ کر کے ایک ارب 80 کروڑ روپے کرنے کی تجویز ہے۔
* کم شرح خواندگی والے علاقوں میں طالبات کا وظیفہ کی مد میں ایک ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔
* 11 سو سکولوں کو اپ گریڈ کیا جائے گا۔ سرکاری سکولوں کے ایک لاکھ اساتذہ اور پرائیویٹ سکولوں کے 70 ہزار اساتذہ کو تربیت دی جائے گی۔ سکول کونسلز کو مزید فعال بنانے کے لئے ایک ارب سے زائد رقم فراہم کی جا رہی ہے۔ آئندہ مالی سال میں 4286 ہائی سکولوں میں کمپیوٹر لیب قائم کر دی جائیں گی۔ اس مقصد کے لئے ترقیاتی بجٹ میں 2۔ارب 92 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

* محکمہ جیل خانہ جات میں اصلاحات کا پروگرام شروع کیا جا رہا ہے جس پر تقریباً 30 کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ ان اصلاحات کے ذریعے جیل ملازمین کے سروس سٹرکچر میں بہتری، قیدیوں کی بہتری اور رہائی کے بعد انھیں معاشرے کا فعال حصہ بنانے پر خصوصی توجہ مرکوز کی جائے گی۔
* مروجہ اشٹام پیپر میں کئی ایسی خامیاں ہیں جو جائیداد کی خرید و فروخت میں فراڈ اور قانونی پیچیدگیوں کو جنم دیتی ہیں اور سائل سالہا سال تک عدالتوں کے چکر لگاتے رہتے ہیں۔ موجودہ حکومت نے اس مسئلے کے حل پر خصوصی توجہ دی ہے۔ اگلے مالی سال سے سالانہ بنیادوں پر جاری ہونے والے stamp paper کا سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے جس میں جائیداد خریدنے اور بیچنے والوں کے حقوق اور مالی مفادات کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے مستند security features رکھے گئے ہیں۔
* اگلے مالی سال میں غیر ترقیاتی اخراجات میں مزید کمی کی جائے گی۔ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت کے مطابق ایک ایکشن پلان تیار کر لیا گیا ہے جس پر عمل پیرا ہونے سے تقریباً 5۔ارب روپے کی بچت حاصل ہو گی۔ اس ایکشن پلان کی تفصیلات آپ کو علیحدہ مہیا کر دی گئی ہیں۔ ان اقدامات سے بچائی گئی رقم مزید رفاہی و فلاحی کاموں پر خرچ کی جائے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

25. ہم نے اپنی ترجیحات اور commitments کو سامنے رکھتے ہوئے آئندہ مالی سال کا بجٹ مرتب کیا ہے۔ میں اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال 10-2009 کی آمدن اور اخراجات کا تخمینہ پیش کرتا ہوں جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

* مالی سال 10-2009 کے ریونیو اکاؤنٹ میں آمدنی کا تخمینہ 423.5۔ارب روپے ہے۔ اس میں 321۔ارب روپے Federal Divisible Pool کے ٹیکسوں کا صوبائی حصہ ہے جو NFC ایوارڈ کے تحت حاصل ہو گا۔ اس کے علاوہ وفاقی حکومت سے ہمیں براہ راست ادائیگیوں اور گرانٹ کی مد میں 11۔ ارب روپے ملنے کی توقع ہے۔ صوبائی ٹیکسوں کی مد میں 49.7۔ارب روپے اور صوبائی non-tax ریونیو میں 41.8۔ارب روپے کی آمدن متوقع ہے۔

* مالی سال10-2009 کے بجٹ میں جاری اخراجات کا تخمینہ314.8-ارب روپے ہے- آئندہ مالی سال کے جاری اخراجات میں تقریباً30-ارب روپے کی سبسڈی بھی شامل ہے-یہ سبسڈی سستی روٹی سکیم،بنیادی اشیائے خورد ونوش کی فراہمی، غریب طبقہ کی بحالی، عوام کے علاج معالجہ، محنتی اور ہونہار طلبہ کے لئے وظائف کی فراہمی کے لئے دی جا رہی ہے-اگر 30-ارب روپے کی اس سبسڈی کو جاریہ اخراجات سے منہا کیا جائے تو سال10-2009 کے جاری اخراجات کا تخمینہ284.8-ارب روپے بنتا ہے-

26. مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے انتہائی خوشی ہو رہی ہے کہ میں آج اس معزز ایوان میں 175-ارب روپے کی مالیت کا ترقیاتی پروگرام پیش کر رہا ہوں جو کہ پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا سالانہ ترقیاتی پروگرام ہوگا- (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

27. صوبے کی تیز رفتار ترقی، غربت، جہالت اور بے روزگاری کا خاتمہ، عوام کو سستے اور فوری انصاف کی فراہمی اور ان کے مسائل کا حل ہمارا مشن ہے اور اس مشن کی تکمیل کے لئے تمام وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں- ہمارا ترقیاتی پروگرام ترجیحاتی طور پرpro-poor رہے گا اور ایک متوازن ترقیاتی عمل کی بنیاد فراہم کرے گا-(قطع کلامیاں)

**MR. SPEAKER:** No cross talk. No comments. Order please.

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ):

جناب سپیکر!

28. ترقیاتی پروگرام میں سماجی شعبہ ہماری اولین ترجیح ہے- جس پر آئندہ مالی سال میں 59-ارب 72 کروڑ روپے سے زائد رقم مختص کی جا رہی ہے جو کہ ہمارے ترقیاتی پروگرام کا46 فیصد ہے-

* تعلیم کے شعبہ کے لئے ترقیاتی بجٹ کا تخمینہ 23-ارب روپے سے زائد ہے- جس سے ہائی سکولوں میں کمپیوٹر کی تعلیم، فنی تعلیم کا ایک جامع پروگرام، پرائمری سکولوں کو مڈل اور مڈل سکولوں کو ہائی سکولوں کا درجہ دینے کے لئے خرچ کئے جائیں گے-اس رقم میں سے 1500 سکولوں میںmissing facilities پر4-ارب روپے خرچ کئے جائیں گے-

اسی طرح صوبے میں نئے کالجوں کی تعمیر، پرانے کالجوں کی بہتری اور کالجوں کا درجہ بڑھانے پر 6۔ارب روپے خرچ کئے جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

29. سپیشل بچوں کی نگہداشت اور ان پر خصوصی توجہ ہماری قومی ذمہ داری ہے۔حکومت کی بھرپور کوشش ہے کہ ان بچوں کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ معاشرے کے کارآمد شہری بن سکیں اور زندگی کے ہر شعبہ میں اپنی صلاحیتوں کا بھرپور اظہار کر سکیں۔حکومت سپیشل ایجوکیشن کے اداروں میں طالب علموں کے لئے ماہانہ stipend کا اجرا، مفت یونیفارم کی فراہمی، ٹیکسٹ بکس کی free of cost تقسیم اور آمدورفت کے لئے pick &drop کی مفت سہولت فراہم کر رہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

30. صحت کے شعبہ میں آئندہ مالی سال میں ترقیاتی کاموں کے لئے مجموعی طور پر 12۔ارب روپے سے زائد خرچ کرنے کی تجویز ہے۔یہ تخمینہ رواں مالی سال کے تخمینہ کے مقابلہ میں 30 فیصد زیادہ ہے۔اگلے مالی سال میں 4 میڈیکل کالجز کے قیام کے لئے کام شروع کر دیا جائے گا اور 10 ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں جدید طرز کے ایمرجنسی وارڈ قائم کئے جائیں گے۔ان ایمرجنسی وارڈوں میں دیگر طبی سہولیات کے علاوہ کروڑوں روپے کی لاگت سے M.R.I اور C.T Scan کی سہولت بھی فراہم کی جائے گی۔جس سے مرض کی تشخیص سے متعلق تمام ضروری سہولیات ایک ہی چھت کے نیچے میسر آئیں گی اور مریضوں کو ایک ہسپتال سے دوسرے ہسپتال کے چکر لگانے کے تردد سے نجات ملے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

* کھیلوں کے فروغ کے لئے اگلے مالی سال میں ایک ارب 60 کروڑ روپے تجویز کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

31. فراہمی ونکاسی آب کے لئے آئندہ مالی سال میں مجموعی طور پر 8۔ارب 50 کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے۔اس سے شہری اور دیہی علاقوں میں فراہمی ونکاسی آب کے نظام کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔اس پروگرام کا 57 فیصد فنڈ دیہی علاقوں میں خرچ کیا جائے گا۔پنجاب ڈویلپمنٹ پروگرام میں مقامی سطح کی سکیموں پر 3۔ارب روپے خرچ

کرنے کی تجویز ہے-اس پروگرام کے تحت سکیموں کی نشاندہی منتخب عوامی نمائندے کریں گے-PDP میں فراہمی ونکاسی آب کے منصوبہ جات کھیت سے منڈی تک سڑکوں کی تعمیر، صحت اور تعلیم کے اداروں میں missing facilities کی دوبارہ فراہمی اور دیگر سماجی سہولتوں کی سکیمیں شامل ہیں-(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

32. صوبہ پنجاب کا 25 فیصد علاقہ بارانی ہے جہاں صوبہ کی 36 فیصد آبادی رہائش پذیر ہے-یہ علاقہ شمالی اور جنوبی پنجاب کے 13 اضلاع پر پھیلا ہوا ہے-وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایات پر بارانی علاقے کے ترقیاتی ادارہ یعنی ABAD نے واٹر ریسورس ڈویلپمنٹ پراجیکٹ شروع کیا ہے-یہ منصوبہ مقامی آبادی کی شراکت سے پانی کے وسائل کی ترقی کے لئے نئے منصوبے شروع کر رہا ہے جن میں 200 چھوٹے ڈیم تعمیر کئے جائیں گے-(نعرہ ہائے تحسین)

* پنجاب میں کچی آبادیوں میں بنیادی سہولیات فراہم کی جائیں گے-اس کے علاوہ حکومت کچی آبادیوں کے مکینوں کو آرام دہ گھر اور پروقار اور بہترین ماحول مہیا کرنے کی غرض سے ہر ڈویژنل ہیڈکوارٹر پر کثیر المنزلہ فلیٹوں کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے-اس مد میں حکومت نے اگلے مالی سال کے بجٹ میں 2-ارب روپے مختص کئے ہیں-

جناب والا!

33. صوبہ پنجاب کی معیشت کا انحصار زراعت پر ہے-زرعی شعبہ ہماری خوراک کی ضروریات کو پورا کرتا ہے-صوبہ کی انڈسٹری کے لئے خام مال مہیا کرتا ہے-زرعی سیکٹر صوبہ کی 45 فیصد آبادی کے لئے روزگار کا وسیلہ ہے اور انڈسٹریل پروڈکٹس کے لئے ایک بہت بڑی مارکیٹ ہے-آئندہ مالی سال میں زراعت کے شعبہ میں 3-ارب 20 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں-جس میں سے ایک ارب 2 کروڑ روپے زرعی تحقیق پر خرچ ہوں گے-(نعرہ ہائے تحسین)

* زرعی سیکٹر کا 52 فیصد حصہ لائیوسٹاک کے شعبہ پر انحصار کرتا ہے-آئندہ مالی سال میں اعلیٰ نسل کے جانوروں کی افزائش، دودھ اور گوشت کی پیداوار میں اضافے، مویشیوں میں

بیماریوں کی روک تھام اور نئی ترقیاتی اور تحقیقی سرگرمیوں کے لئے 2-ارب روپے مختص کئے جارہے ہیں۔

* جنگلات ، جنگلی حیات اور ماہی پروری پر 90 کروڑ روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

34. صنعتی اور سماجی ترقی میں بہترین انفراسٹرکچر ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔اس شعبہ میں آئندہ مالی سال میں 47-ارب 55 کروڑ خرچ کرنے کی تجویز ہے۔جس میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے 25-ارب روپے، سرکاری عمارات کی تعمیر کے لئے 5-ارب 55 کروڑ روپے، اربن ڈویلپمنٹ کے لئے 7-ارب روپے اور آبپاشی کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے 10-ارب روپے کے منصوبے شامل ہیں۔اگلے مالی سال میں خانکی بیراج پر کام شروع کیا جائے گا جس کے لئے وفاقی حکومت کے ترقیاتی پروگرام سے ایک ارب 50 کروڑ روپے متوقع ہیں۔مزید برآں سپیشل انفراسٹرکچر کی تعمیر کے لئے 26-ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا!

35. صوبے کے دیگر دور افتادہ اور پسماندہ علاقوں کی طرح جنوبی پنجاب کی ترقی ہماری ترجیحاتی منصوبہ بندی کا اہم جز ہے۔آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ جنوبی پنجاب کے عوام کی ترقی اور ان کی بہبود کے دعوؤں اور نعروں کے سہارے صوبائی اور وفاقی سطح کے اہم ترین عہدوں پر پہنچنے والی ہماری اکثر سیاسی شخصیات کی فرد عمل ان علاقوں کے لئے عملی اقدام سے خالی رہی ہے۔موجودہ حکومت نے ایک مربوط پروگرام کے تحت جنوبی پنجاب کے علاقوں کو صوبے کے ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لانے کا عزم کر رکھا ہے۔چنانچہ آئندہ مالی سال میں حکومت نے اس مقصد کے لئے 5-ارب روپے مختص کئے ہیں اس کے علاوہ برطانوی ترقیاتی ادارے DFID کے تعاون سے جنوبی پنجاب میں معاشی ترقی کا تین سالہ منصوبہ شروع کیا جارہا ہے جس کی لاگت 6-ارب 90 کروڑ روپے ہے اور اس پر عمل درآمد کے لئے اگلے مالی سال میں ایک ارب 40 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔جنوبی پنجاب کے لئے اس ترقیاتی منصوبہ بندی کے تحت ڈیرہ غازی خان میں میڈیکل کالج اور ملتان میں جدید معیار کا کڈنی سنٹر قائم کیا جارہا ہے۔

ملتان انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے ایمرجنسی وارڈ کی توسیع کی جارہی ہے، بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں برن یونٹ، چلڈرن کمپلیکس، گائنی وارڈ اور ہڈی جوڑ وارڈ کی توسیع کی تجویز ہے۔رحیم یار خان میں میڈیکل کالج کی بلڈنگ اور ہسپتال کی توسیع کے لئے 10کروڑ60لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

**MR. SPEAKER:** Order please. Order in the House.

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ):

جناب سپیکر!

36. میں اس اہم موقع پر یہ اعلان کرتے ہوئے نہایت خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ حکومت پنجاب نے اگلے مالی سال سے دیہی علاقوں میں رابطہ سڑکوں کی توسیع و بحالی کے لئے ایک پروگرام ترتیب دیا ہے جس کے لئے پہلے مرحلہ میں 2۔ارب روپے خرچ کئے جائیں گے ۔اسی طرح سابقہ حکومتوں کی عدم توجہی کے باعث ہمارے چھوٹے اور درمیانہ درجے کے شہروں میں بنیادی سہولتوں کی فراہمی کا نہایت فقدان ہے۔اس کمی کو پورا کرنے کے لئے حکومت پنجاب ان شہروں کی ترقی کے لئے ایک جامع پروگرام شروع کر رہی ہے جس کے تحت آئندہ مالی سال میں 2۔ارب روپے خرچ کئے جائیں گے ان دونوں پروگراموں پر عملدر آمد سے صوبہ بھر میں نہ صرف موجودہ انفراسٹرکچر کی بحالی ہو گی بلکہ دیہی اور شہری علاقوں میں روزگار کے بہتر مواقع میسر ہوں گے۔

جناب والا!

37. فنی تربیت کے لئے T.E.V.T.A کی ترقیاتی گرانٹ میں 2۔ارب 30کروڑ روپے کی رقم مختص کی جارہی ہے جس سے نوجوانوں کو جدید فنی علوم اور مارکیٹ driven کورسز میں تربیت دی جائے گی تاکہ وہ برسر روزگار ہونے کے ساتھ ساتھ ہماری بڑھتی ہوئی صنعتی ضروریات کو پورا کر سکیں۔

جناب سپیکر!

38. پنجاب میں مقامی اور بین الاقوامی سیاحت کے فروغ کے لئے 16 کروڑ 30 لاکھ روپے اور ثقافتی ورثہ اور آثار قدیمہ کے تحفظ، اطلاعات و نشریات کے فروغ کے لئے 40 کروڑ مختص کئے گئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا!

39. انفارمیشن ٹیکنالوجی جدید علوم کے حصول کا ایک اہم ذریعہ ہی نہیں بلکہ اس کے وسیع تر استعمال کے ذریعے سرکاری شعبے کی استعداد کار میں اضافے اور transparency کی عملداری کو بھی بہتر بنایا جا سکتا ہے۔حکومت پنجاب نے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے آئندہ مالی سال کے دوران ایک ارب 30 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔ صوبہ بھر میں land revenue record کو کمپیوٹرائز کرنے کے لئے 4.3۔ارب روپے کی مالیت کے منصوبے پر پوری تندہی سے عملدرآمد کیا جارہا ہے۔آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ پنجاب حکومت نے صوبے کے عوام کے لئے پبلک پارکس اور پبلک لائبریریوں میں وائرلیس کے ذریعے انٹرنیٹ کی سہولت کو عام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔آئندہ بجٹ میں اس عوامی سہولت کے لئے 5 کروڑ روپے مختص کئے جارہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا!

40. صوبہ میں ایمرجنسی سروس کا دائرہ کار پنجاب کے مختلف شہروں تک بڑھایا جارہا ہے۔ Disaster Management Service کی توسیع و ترقی پر اگلے مالی سال میں 2۔ارب روپے خرچ کئے جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

41. مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ حکومت پنجاب عالمی شہرت کی حامل نو بڑی کمپنیوں کے ساتھ ایک ہزار نئی بسیں چلانے کے معاہدے پر دستخط کر چکی ہے۔اسی طرح چین کی ایک فرم نے دو سال کے عرصہ میں 200 سی این جی بسیں لانے میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔حکومت پنجاب نے آئندہ مالی سال کے دوران صوبے میں ٹرانسپورٹ کی بہتر سہولتوں کے لئے ایک ارب کی سبسڈی مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

معزز خواتین اراکین حزب اختلاف:[*************]

جناب سپیکر: ایسی بات مت کریں۔ معزز ممبر ہیں۔ آپ کو ایسی بات زیب نہیں دیتی۔ ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ):

جناب سپیکر!

42. میں اب آپ کی اجازت سے فنانس بل 2009 کے اہم نکات ایوان میں پیش کر رہا ہوں۔

* صوبے میں کوآپریٹو سوسائٹیوں اور ہاؤسنگ اتھارٹیوں میں وراثت کے ذریعے منتقل ہونے والی جائیداد کو 2 فیصد Stamp Duty سے مستثنیٰ قرار دینے کے لئے اس فنانس بل کے ذریعے شق (a)63 میں ترمیم تجویز کی جارہی ہے۔

* عوامی فلاح و بہبود کے کاموں کے لئے خصوصاً نادار اور مستحق لوگوں کے لئے Punjab Undesirable Cooperative Societies Act 1993 میں ترمیم کی تجویز ہے جس کے تحت Punjab Cooperative Board for Liquidation اپنے فاضل اثاثوں کو پنجاب میں سماجی بہبود کے لئے استعمال کر سکے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

43. مہنگائی اور افراط زر معاشرے کے تمام افراد پر اثر انداز ہوتے ہیں لیکن تنخواہ دار طبقہ اپنی محدود آمدنی کی وجہ سے نسبتاً زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ سرکاری ملازمین کی بہتری کے لئے میں یکم جولائی 2009 سے حاضر سروس سرکاری ملازمین کو تنخواہ کا 15 فیصد ایڈہاک ریلیف الاؤنس دینے کا اعلان کرتا ہوں، ریٹائرڈ سرکاری ملازمین بھی یکم جولائی 2009 سے اپنی نیٹ پنشن میں 15 فی صد اضافہ حاصل کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

44. یہ ہماری جمہوری حکومت کا عوام دوست، غریب دوست اور ٹیکس فری بجٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**پاکستان زندہ باد**

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

(اس مرحلہ پر جناب وزیر اعلیٰ نے وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کی
اور باقی معزز ممبران نے بھی وزیر خزانہ کی سیٹ پر آکر انھیں مبارکباد پیش کی)

جناب سپیکر: تمام حضرات تشریف رکھئے گا۔آرڈر پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی (محترمہ نرگس فیض ملک): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ذرا ٹھہر جائیں۔میں اپوزیشن لیڈر سے مخاطب ہوں۔میرے خیال میں انداز بیاں کچھ لگتا ہے اچھا تھا آپ کو پسند آیا ہے یا نہیں؟

انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

(اس مرحلہ پر معزز ممبران اپنی نشستوں سے اٹھ کھڑے ہوئے)

ابھی بقایا بھی ہے، ابھی آپ کدھر جا رہے ہیں؟ (قطع کلامیاں)

آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، ابھی وزیر خزانہ صاحب آپ کے سامنے اور بھی کچھ بات کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ذرا تشریف رکھیں۔میں معزز ممبران سے ملتمس ہوں کہ اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھئے گا۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! آپ نے مجھے floor دیا ہے۔ تحسین بھی ہو گی اور تنقید بھی ہو گی۔

جناب سپیکر: نہیں۔میں آپ سے مخاطب تھا۔میں نے آپ کو floor نہیں دیا۔(قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی (محترمہ نرگس فیض ملک): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے پہلے میری بات سنی نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی (محترمہ نرگس فیض ملک): جناب سپیکر! میں ایک ضروری بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں۔آج ذرا تھوڑا سا احتیاط کریں۔مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی (محترمہ نرگس فیض ملک): میں نے بہت ضروری بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی (محترمہ نرگس فیض ملک): جناب سپیکر! مجھے تھوڑا سا ٹائم دیجئے گا۔

جناب سپیکر: چلیں، ابھی دیکھتے ہیں۔ابھی بجٹ تقریر مکمل نہیں ہوئی۔ابھی انھوں نے کچھ اور کرنا ہے۔جی کائرہ صاحب!۔۔۔اب وزیر خزانہ گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 2010-2009 پیش کریں۔

## گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 10-2009 کا پیش کیا جانا

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 2010-2009 پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 2010-2009 پیش کر دیا گیا ہے۔اب وزیر خزانہ گوشوارہ ضمنی بجٹ بابت سال 2009-2008 پیش کریں۔

## گوشوارہ ضمنی بجٹ بابت سال 09-2008 کا پیش کیا جانا

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں گوشوارہ ضمنی بجٹ بابت سال 2009-2008 پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، گوشوارہ ضمنی بجٹ بابت سال 2009-2008 پیش کر دیا گیا ہے۔
Now, Finance Minister may introduce the Punjab Finance Bill, 2009.

### مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)

### مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2009

**MINISTER FOR FINANCNE:** I introduce the Punjab Finance Bill, 2009.

**MR. SPEAKER:**The Punjab Finance Bill, 2009 has been introduced.

پارلیمانی سیکرٹری برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی (محترمہ نرگس فیض ملک): جناب سپیکر! پلیز! ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: فنانس منسٹر صاحب! ماشاء اللہ آج آپ نے بہت پر مغز اور اچھے انداز میں بجٹ تقریر پیش کی۔ میں دلی طور پر آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور خصوصی طور پر وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ! آج کا دن۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی (محترمہ نرگس فیض ملک): جناب سپیکر! ایک سیکنڈ پلیز۔

جناب سپیکر: جی، اس سے پہلے کہ میں کوئی اعلان کرلوں، اب آپ بات کرلیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی (محترمہ نرگس فیض ملک): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک نہایت اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ آج میاں شہباز شریف صاحب قائد ایوان ہاؤس میں موجود ہیں۔ ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں اور میں خاص طور پر قائد ایوان سے یہ request کروں گی کہ قائد جمہوریت فخر ایشیا محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کی 21 جون کو سالگرہ ہے۔ چونکہ محترمہ بے نظیر بھٹو شہید۔۔۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: چپ کرو۔ خاموش۔

**PARLIAMENTARY SECRETARY FOR INFORMATION TECHNOLOGY** (MRS. NARGIS FAIZ MALIK): Shut up.

محترمہ ثمینہ خاور حیات: بدتمیز چپ کرو، You shut up. (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

پلیز خاموشی اختیار کریں۔ آرڈر، آرڈر، آرڈر۔ Order in the House. I say order. آپ ان سے بات نہیں کر سکتیں، آپ مجھ سے بات کریں۔ میں نے انھیں floor دیا ہوا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! مجھے بھی ٹائم دیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کی بات بھی سنوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی (محترمہ نرگس فیض ملک): جناب سپیکر! ملک کے چوروں کو، غداروں کو مت ٹائم دیا کریں۔ یہ لوگ ملک کے چور ہیں، غدار ہیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ خاموشی اختیار کریں۔ جی، آپ تشریف رکھیں۔ میں notice لیتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی (محترمہ نرگس فیض ملک): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیے گا۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہو گیا ہے آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔ معزز اراکین کی اطلاع کے لئے عرض ہے۔ (قطع کلامیاں)

آپ تشریف رکھیں۔ میں کہتا ہوں کہ آپ تشریف رکھیں۔ بی بی! میں آپ کو بار بار کہہ رہا ہوں کہ آپ تشریف رکھیں۔ No, this is no way آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ 19۔ جون 2009 سے سالانہ بجٹ پر عام بحث کا آغاز ہو گا۔ (قطع کلامیاں)

بی بی! آپ تشریف رکھیں۔ دیکھیں! آپ میری بات نہیں سن رہی ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں کہتا ہوں کہ آپ تشریف رکھیں۔ آپ تشریف رکھیں گے تو میں بات کروں گا۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ بھی تشریف رکھیں۔ آپ میری بات سنیں۔ جب میں کہہ رہا ہوں آپ تشریف رکھیں تو آپ تشریف رکھیں۔ پلیز محترمہ! میں بار بار آپ کو کہہ رہا ہوں This is not the way. No آپ کی یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھئے۔ محترمہ! آپ تشریف رکھئے۔ تشریف رکھئے۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ تشریف رکھئے۔ جب میں آپ سے کہتا ہوں کہ تشریف رکھئے، آپ کی بات میں نے سن لی ہے، سینئر منسٹر صاحب بول رہے، آپ تشریف رکھیں۔ جی آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ! آپ ان کو بٹھاتے ہیں یا نہیں۔ چودھری صاحب! یہ بات اچھی نہیں ہے۔

آپ کیوں interrupt کرتے ہیں وہ تو مجھ سے بات کر رہے تھے۔ وہ آپ سے بات نہیں کر رہے تھے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی سینئر منسٹر صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اپوزیشن کی تمام معزز خواتین ہمارے لئے انتہائی قابل احترام ہیں۔ ہم ان کی عزت کرتے ہیں۔ آپ اس ہاؤس کا حصہ ہیں۔ اگر ہماری طرف سے کسی ایسے فقرے سے آپ کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں۔ مہربانی (نعرہ ہائے تحسین)

**جناب سپیکر:** جی، آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔ معزز اراکین کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ مورخہ 19۔جون 2009 سے سالانہ بجٹ پر عام بحث کا آغاز ہو گا۔ سالانہ بجٹ پر عام بحث کے لئے چار یوم یعنی 19، 20، 22 اور 23 جون مختص کئے گئے ہیں۔ آخر میں جناب وزیر خزانہ بجٹ پر عام بحث کو wind up کریں گے۔ جو اراکین اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ سیکرٹری صاحب کے پاس اپنے ناموں کا اندراج کرا دیں۔ شکریہ

اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک 19۔جون 2009 صبح 9.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

---